زیر سرپرستی

سرکارِ قائمِ آلِ محمدؑ

دعائے سیّدہؑ

ہر جگہ غم ترا ، ہر جگہ یا حسینؑ

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۱ - ۲۰۱۴ء - ۱۴۳۶ ھ

نوحہ خواں : صدائے العطش (غازیؑ سنگت) رضویہ سوسائٹی۔کراچی

فہرست

کلام	موضوع / مصائب
(۱) ہر جگہ غم ترا ، ہر جگہ یا حسینؑ	عزاداریِ مولا حسینؑ
(۲) مظلوم حسینؑ کی قربانی	بقائے کربلا / شہزادی زینبؑ
(۳) اِک بچی قیدیوں کی زنداں میں مرگئی ہے	زندانِ شام / بی بی سکینہؑ
(۴) سردار ہیں دونوں جنت کے	سردارانِ جنت / حسنینؑ
(۵) خون روؤں نہ تو کیا کروں	مولا عابدؑ بیمار
(٦) خدایا مہدیؑ کا رُخ دِکھا دے	استغاثہ برائے تعجیلِ ظہور
(۷) مدد جو دیں نے مانگی ہے ، بچانے آگیا اصغرؑ	شہزادہ علی اصغرؑ
(۸) زہراؑ کے گھرانے پہ ستم اب بھی روا ہے	مظالم بر خانوادہِ بی بی زہرؑا

ہر جگہ غم تِرا ہر جگہ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
گونجتی ہے یہی اِک صدا یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ

(۱) آئے بیٹی کے گھر ایک دن جو نبیؐ اُن پہ ہونے لگا پھر نزولِ وحی
دیر تک جا کے سجدے میں روتے رہے تھے پریشاں بڑے فاطمہؑ اور علیؑ
روئے سب جب کہا کربلا یاحسینؑ

(۲) بے قراری نہ زہراؑ کی دیکھی گئی دی خدا نے صدا اِن سے کہہ دو نبیؐ
خلق کرنا ہے اِک قوم ایسی مجھے روز و شب اِن کے بچے کو جو روئے گی
ہوگا پھر رات دِن جا بجا یاحسینؑ

(۳) لشکرِ شام سے جب نمٹنے چلے راہ میں اِک جگہ مرتضیٰؑ رُک گئے
ایسا روئے کہ مولا کو غش آگیا اُٹھ کے روتے رہے اور یہ کہتے رہے
ہئے میری بیٹیاں ہئے ردا یاحسینؑ

(۴) نام جو پنجتن کے سکھائے گئے پانچویں نام پر روئے آدمؑ بھی تھے
پوچھتے تھے خدا راز کیا ہے بھلا کیوں میری آنکھ سے اشک جاری ہوئے
دیر تک پھر وہاں پر ہوا یاحسینؑ

(۵) جسکی روح ہے وِلایت وہ دیں بچ گیا جس لئے تھی رِسالت وہ دیں بچ گیا
وہ سَوا لاکھ نبیوں کی محنت کا پھل تو نے دی جو شہادت وہ دیں بچ گیا
تیرے صدقے ہے نامِ خدا یاحسینؑ

(۶) آج روضے بچانے سِپاہ ہے بنی جس میں چھوٹے بڑوں کا ہے نعرہ یہی
نام جس نے بھی دِل سے لیا ہے حسینؑ موت کے ڈر سے پھر اُسکی جاں چھٹ گئی
تجھ پہ جو بھی مَرا وہ بچا یاحسینؑ

(۷) جب فرشتوں نے آصفؔ کہا اے خدا کربلا میں یہ کیسا ستم ہو گیا
مہدیِ مُنتظرؑ کو دِکھایا اُنہیں پھر کہا رب نے یہ لے گا بدلہ مِرا
منتقم بھی کرے گا بُکا یاحسینؑ

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی والیم : ۱۱ ۔ ۲۰۱۴ء ۔ ۱۴۳۶ ھ

مظلوم حسینؑ کی قربانی سرِ شام بچانے والی
زینبؑ ہے بس اِک زینبؑ ہے
شہداء کے لہو کو خطبوں سے زندہ کر جانے والی
زینبؑ ہے بس اِک زینبؑ ہے

(۱) اکبرؑ کی لاش پہ روئی پر نہ روئی عونؑ و محمدؑ کو
غم بانٹ کے اپنے بھائی کا غم اپنے چُھپانے والی

(۲) دربار میں ڈھال بنی ہے جو کل رَن میں حفاظت کرتی تھی
سجادؑ کو جلتے خیموں سے زندہ لے آنے والی

(۳) تاثیر تھی اُسکے لفظوں کی سب جھوٹ کے پردے چاک ہوئے
ہنستے تھے جو باغی کہہ کر اُن کو بھی رُلانے والی

(۴) خطبوں نے اثر یہ دکھلایا درباری بھی خود چیخ پڑے
دربار میں اُس کے آپ اُسے ظالم منوانے والی

(۵) آسان نہیں تھا مجمعے میں حق کہنا ایک قیامت تھی
اپنی محرومہ مادر کی سُنّت دُہرانے والی

(۶) شطرنج ، شراب ، زبان رُکی پھر کچھ نہ کوئی بول سکا
شیطان کی محفل میں رب کی آواز اُٹھانے والی

(۷) سالار حسینی لشکر کی ہر وار کو خود پر جھیل گئی
بیمار اِمامؑ کو دُشمن کی نظروں سے چُھپانے والی

(۸) کچھ نیل یہ حال سُناتے ہیں ہئے باندھی گئی تھی رَسّی سے
کچھ سَر کے زخم بتاتے ہیں ہئے پتھر کھانے والی

(۹) مظلوم حسینؑ کو آصفؔ جو مظلوم یہ دنیا کہتی ہے
باغی کی تہمت کو ایسے تا حشر مِٹانے والی

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۱ ۔ ۲۰۱۴ ۔ ھ ۱۴۳۶

ہے شور شامیوں میں اِک بچی قیدیوں کی زنداں میں مر گئی ہے
شبیرؑ کی یتیمہ جسے کہتے تھے سکینہؑ بابا سے جا ملی ہے

(۱) رونے کا شور ایسا پہلے سُنا کبھی نہ
کرتے ہیں بین قیدی ہئے مر گئی سکینہؑ
لگتا ہے ساتھ اِن کے دیوار و در ہیں روتے
روتی زمین بھی ہے

(۲) اِک بی بی دے صدائیں تجھ میں تھی جان میری
مجھ کو بھی ساتھ لے جا میں جی کے کیا کروں گی
چیخوں کو اُسکی سُن کے کوئی بھی یہ بتا دے
بچی کی ماں یہی ہے

(۳) آتی ہے سسکیوں میں اِک قیدی کی صدا یہ
لاؤں کفن کہاں سے دفناؤں تجھ کو کیسے
رونے سے اِس کے لوگو ظاہر ہے بات یہ تو
اِس کی بہن مَری ہے

(۴) بچوں کو قید میں بھی اکثر سنایا کرتی
جو کربلا میں دیکھے رُوداد اُن غموں کی
بچّے بھی دیں دُہائی کِس سے سُنیں کہانی
وہ بچّی جا چکی ہے

(۵) رونے پہ جو شِمر سے کھاتی رہی تمانچے
روتے ہیں اُسکے غم میں اب اہلِ بیتؑ ایسے
سُنتا ہے بین جو بھی روتا ہے ساتھ وہ بھی
ہر آنکھ میں نمی ہے

(۶) کہتی ہے ایک بی بی مجھے معاف کرنا بھائی
تیری لاڈلی کو زینبؑ ہائے بچا نہ پائی
وہ آج ہم سے بچھڑی مجبور بہن تیری
کچھ بھی نہ کرسکی ہے

(۷) کہتے ہیں واحسیناؑ کہتے ہیں واسکینہؑ
اِک ساتھ باپ بیٹی پر ہو رہا ہے گِریہ
یوں رو رہے ہیں قیدی گویا حسینؑ کی بھی
میت ابھی اُٹھی ہے

(۸) آصفؔ وہ بین سُن کے دِل ہو رہے تھے باغی
حُکمِ رِہائی دے کر حاکم نے جاں بچائی
مولاؑ کی لاڈلی نے خود اپنی جان دے کے
سب کو رہائی دی ہے

شاعر : آصفؔ رضوی — نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی — والیم : ۱۱ ۔ ۲۰۱۴ء ۔ ۱۴۳۶ھ

اِک بھائی کی لاش پہ تیر چلے　　اِک بھائی کا لاشہ تیروں پر

سردار ہیں دونوں جنت کے

تھا زہر سے چھلنی ایک جگر　　اِک سوکھے گلے پر تھا خنجر

سردار ہیں دونوں جنت کے

(۱) اِک ناناؐ سے ہے دُور دفن　　ہے خون سے اُسکا سرخ کفن

اِک پامالی کے بعد بھی ہے　　بے کفن دفن ہی مٹی پر

(۲) اِک نے قاسمؑ تیار کیا　　ٹکڑے ہو جانے کی خاطر

اِک رَن میں سکھائے بیٹے کو　　یوں کھانی ہے برچھی اکبرؑ

(۳) اِک زہر سے ہوگا سبز بدن　　اِک اپنے لہُو میں تَر ہوگا

ملبوس جناں سے آئے تو　　رنگ دیکھ کے روئے پیغمبرؐ

(۴) اِک بازُو چومے بہنوں کے　　روتے روتے وقتِ آخر

اِک گردن کٹتے دم رویا　　ہئے میری بہنوں کی چادر

(۵) اِک بھائی چھُپائے بہنوں سے　　وہ طشت جگر کے ٹکڑوں کا

اِک بین کرے تیری لاش لئے　　کیسے واپس جاؤں اصغرؑ

(۶) اِک غازیؑ کو تاکید کرے　　جب تِیر چلیں صابر رہنا

اِک غازیؑ کی خواہش سُن کر　　چھوڑ آیا لاشہ دریا پر

(۷) اِک بھائی سپاہِ شام سے کل　　لڑنے اُٹھا سب چھوڑ گئے

اِک بھائی کے ساتھ بَہتّر (۷۲) ہیں　　لاکھوں میں شام کا ہے لشکر

(۸) اِک مُنہ سے خون بہائے اور　　اِنا للہ کا وِرد کرے

اِک وردِ خدا سُن کر آصفؔ　　جنگ روکے رکھ دے خاک پہ سر

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۱ ۔ ۲۰۱۴ء ۔ ھ ۱۴۳۶

شاعر: آصفؔ رضوی

نوحہ خواں: غازی شگفتہ - رضویہ سوسائٹی، کراچی

میرے چاہنے والوں سُنو مجھ کو بتا دو یہ ذرا
خوں روؤں نہ تو کیا کروں؟
کیسے بُھلا دُوں شام کو کیسے بُھلا دُوں کربلا
خوں روؤں نہ تو کیا کروں؟

(۱) بچھڑے تھے وہ یوسفؑ سے جب یعقوبؑ کی ٹوٹی کمر
بینائی آنکھوں سے گئی رویا کیئے وہ اِس قدر
اٹھارہ (۱۸) تھے یوسفؑ میرے اِک دِن میں جو مارے گئے
اور میَں وہاں موجود تھا

(۲) مَیں جاکے ہر قصاب سے بازار میں ہوں پوچھتا
تم نے ذبح سے پہلے کیا پانی ذبیحے کو دیا
ہائے مگر بابا میرا مظلومیت کی انتہا
پیاسہ ہی ذبح ہوگیا

(۳) سوچو میرے دِل سے ذرا مَیں وارثِ شیرِ خداؑ
وعدہ مگر تھا ضبط کا کِسطرح وہ پورا کیا
مَیں وہ جواں بیٹا ہُوں کہ زندہ میرے ہوتے ہوئے
بُوڑھا پدر مارا گیا

(۴) مارا گیا اکبرؑ مِرا مارا گیا اصغرؑ مِرا
مارا گیا قاسمؑ مِرا مارے گئے میرے چچا
ہر اِک جواں مارا گیا عاشور کو میرے سِوا
مَیں کِسقدر تنہا ہوا

(۵) جب دِن ڈھلا عاشور کا خیموں میں آئے اشقیاء
اِمداد کی خاطر وہاں میری طرف اُٹھتی نگاہ
میرے ہاتھ میں تھی ہتھکڑی میرے سامنے چھینی گئی
میری ماؤں بہنوں کی رِدا

(۶) اُن اشقیاء کی سنگ دِلی بخشا نہیں بچوں کو بھی
باقرؑ سکینہؑ کی طرح مجھ کو صدا دیتے سبھی
بچّے سزا پاتے رہے اُن کم سِنوں کے واسطے
مَیں کچھ بھی تو نہ کر سکا

(۷) مَیں کربلا سے شام تک تمھیں کیا خبر کیسے گیا
پتّھر سے لے کر آگ تک کیا اُس سفر میں نہ ہوا
ہم جا بجا پھِرتے رہے اور بھیڑ میں رُکتے رہے
ہئے بیبیاں تھیں بے رِدا

(۸) آصفؔ یہ مولاؑ نے کہا دیکھو ذرا گھر ہے وہی
جو کربلا میں مَر گئے آباد تھا یہ اُن سے ہی
اور شام میں جو رہ گئی میری وہ بہن اِس گھر میں تھی
پر اب یہ سب ماضی ہُوا

لہُو شہیدوں کا یہ پُکارے نقاب غیبت سے اب ہٹا دے
خدایا مہدیؑ کا رُخ دِکھا دے
حسینؑ کا آخری سِپاہی اب آخری کربلا بنا دے
خدایا مہدیؑ کا رُخ دِکھا دے

(۱) محل ہیں آباد غاصبوں کے مگر ہے ویران قبرِ زہراؑ
لحد جو دادی کی دھوپ میں ہے وہ آ کے روضہ وہاں بنا دے

(۲) طویل غیبت کا اِک سبب ہے ہماری اپنی سیاہ کاری
بحقِ آلِ نبیؐ خدایا تُو اُن کی راہ پر ہمیں چلا دے

(۳) حلب میں دیکھو یا کربلا میں لہُو اُبلتا ہے پتھروں سے
نہیں ہوا کربلا کا بدلہ یہ سُرخ خاکِ شِفاء صدا دے

(۴) بھرا نہیں دِل بقیع کو ڈھا کے ہیں ظالموں کی نظر میں روضے
دِفاع جو روضوں کا کر رہے ہیں خدایا اُن کی مدد بڑھا دے

(۵) بڑی مصیبت کی یہ گھڑی ہے جگہ جگہ کربلا بنی ہے
بہاتے ہیں جو لہُو ہمارا وہ آ کے اُن کو مزہ چکھا دے

(۶) نظامِ دنیا کی باگ تھامے حقوق اِنساں کے کھائیں ظالم
جہاں کو عدلِ علیؑ سے بھر دے وہ آ کے ہر اِک ستم مِٹا دے

(۷) بنے گا اِک بار جو وہ حاکم نہ بے گُناہوں کا خون ہوگا
زمیں پہ ہر سُو سکون ہوگا خدایا جلدی وہ دِن دِکھا دے

(۸) اُٹھے ہوئے ہیں ہزار فتنے عجیب بے چارگی ہے طاری
ہمارے وارث کو کردے ظاہر گھٹا یتیمی کی اب ہٹا دے

(۹) جہاں میں آصفؔ جگہ جگہ پر حسینیوں کا لہُو ہے بہتا
تڑپ رہی ہیں جو مائیں بہنیں دِلوں کو اُن کے یوں حوصلہ دے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۱ ۔ ۲۰۱۴ ۔ ھ ۱۴۳۶

مدد جو دیں نے مانگی ہے بچانے آ گیا اصغرؑ
یزیدی سوچ اور لشکر مٹانے آ گیا اصغرؑ

(۱) مجھے چلنا نہیں آتا تو مَیں گودی میں آؤں گا
رگوں میں ہے لہُو جتنا وہ مقتل میں بہاؤں گا
کیا بابا سے جو وعدہ نبھانے آ گیا اصغرؑ

(۲) ابھی طاقت نہیں مجھ میں لڑوں نیزے چلاؤں مَیں
مگر یہ زندگی اپنی بھلا کیوں کر بچاؤں مَیں
یہ ننھی جان مقتل میں لٹانے آ گیا اصغرؑ

(۳) ابھی ہوں بے زُباں کچھ بھی مجھے کہنا نہیں آتا
میرا بابا ہے حق پر یہ زُباں سے مَیں بھی کہہ جاتا
گواہی بے زُبانی میں سنانے آ گیا اصغرؑ

(۴) میرے خوں سے جو حق کی سانس باندھی ہے میرے رب نے
خدا کا شُکر کرتا ہُوں مَیں اپنی اِس شہادت پہ
چلا دے تیر وہ ظالم جو کھانے آ گیا اصغرؑ

(۵) فِدا ہونا تو آصفؔ شاہؑ کے اُس لال سے سیکھو
درِندوں کے جو دِل چیرے بشر دل سے نکالے جو
جو خوش تھے ظلم پر اُن کو رُلانے آ گیا اصغرؑ

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۱ ۔ ۲۰۱۴ء ۔ ھ ۱۴۳۶

زہراؑ کے گھرانے پہ ستم اب بھی روا ہے
اور آج تلک جاری وہ ھل مِن کی صدا ہے

(۱) محسنؑ کی وہ قربانی وِلایت کے لئے تھی
موسم یہ شہادت کا شروع تب سے ہوا ہے
(۲) مسلمؑ کے یتیموں کا وہ کوفے میں بھٹکنا
زخموں پہ یتیموں کے یہ مرہم ہی بڑا ہے
(۳) دفناتے ہیں ہم دے کے کفن لاشوں کو اپنے
شبیرؑ کا سوچو تو جسے کچھ نہ مِلا ہے
(۴) جو شہہؑ نے بہایا تھا وہ سُوکھا ہی کبھی نہ
اِس دریا میں خوں اپنا شہادت سے مِلا ہے
(۵) دِل بولا ہر اِک بار یہ غم دیکھ کے تیرے
ہر صدمے کا مرہم وہ تیری کرب و بلا ہے
(٦) زینبؑ کو کہاں روک سکے کام سے صدمے
گو ہم نہ رہیں بہنوں مگر کام بچا ہے
(۷) یہ خون ہی مہدیؑ کو بھی لے آئے گا آصفؔ
ہم جیسے خطا کاروں کی بے اثر دُعا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۱۱ ۔ ۲۰۱۴ء ۔ ۱۴۳٦ ھ